سوال

(247) کیا نواسی وارث ہوسکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحوم بکر اپنی ایک دختر زبیدہ بیوہ، اور ایک نواسی زیر نگرانی اور کچھ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ چھوڑ مرا ہے، منقولہ جائیداد زر، زیور، نقدی وغیرہ تقریبا بیس ہزار ہوگی، جس کو مرحوم اپنی حین وحیات مہر بند کرکے خزانہ شاہی میں امانت رکھ گیا ہے جو عرصہ گذرا، اور مرحوم باپ اپنی بیوہ زبیدہ کو اس ملک مہر شاہی کا مختار وارث قرار دے گیا ہے۔ عرصہ 4-5 برس کا گذرا کہ مرحوم بکر کے بڑے بھائی کے لڑکے عمر کی منگنی دختر زبیدہ بیوہ کی لڑکی ہندہ سے تین شرائط پر قرار پائی۔

پہلی شرط: یہ کہ جب میں چاہوں کی اس وقت لڑکی کا نکاح کروں گی۔ دوسری شرط: یہ کہ جو املاک میرا باپ بکر چھوڑ مرا ہے وہ اس ملک کا لادعوی لکھ دیں۔ تیسری شرط: جہیز مہر وغیرہ تھی۔ غرض یہ ثلاثہ شرائط کو نوشہ اور نوشہ کا باپ وغیرہ منظور کرلئے۔ چند روز کے بعد نوشہ عمر کی جانب سے تعجیل نکاح کا تقاضا ہوتا رہا، لیکن دختر کی جانب سے تاخیر ہوتی رہی۔ اخیر ایک روز نوشہ مع چند ہمراہی قاضی وغیرہ مکان عروس پر گئے اور پیام عقد خوانی سنایا، زبیدہ ہندہ عروس کی طرف سے نفی وناراضگی کا اظہار ہوتا رہا، تب بغیر اجازت عم عروس ومادر عروس قاضی جبری نکاح پڑھ دیا، لیکن زبیدہ نے اپنی لڑکی ہندہ کو رخصت نہیں کیا، جس کو عرصہ 4-5 برس کا گذر گیا۔ اس عرصہ میں نوشہ عمر نے دوسری جگہ نکاح بھی کرلیا جس کے ایک دو اولاد بھی ہے اور نوشہ عمر اپنے تایا مرحوم زبیدہ کے باپ کی غیر منقولہ جائیداد پر جو زمینات ہے قابض ہے اور اپنا حق طلب کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اگر اب بھی میرے نکاح میں آجائے تو میں کوئی چیز طلب نہیں کرتا۔ چوں کہ منقولہ رقم خزانہ شاہی میں ہے اور غیر منقولہ پر خود عمر قابض ہے، اب زبیدہ بیوہ کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب زبیدہ مجبوراً اپنی دختر ہندہ کا نکاح عمر مذکور سے کردینا چاہتی ہے، تو اس کے لئے پہلا جبری نکاح ہی کافی ہے یا ثانی نکاح کی ضرورت ہے؟ حکم شارع بیان فرماکر ماجور اللہ اور عندالناس ممنون ومشکور ہوں؟

مرحوم بکر کے ورثہ اس وقت مندرجہ ذیل ہیں، ان میں کون حق دار اور کس کس کو کتنا ملنا چاہیے؟ ازروئے شرع بیان فرمائیں اور اجر پائیں: ایک دختر زبیدہ، ایک نواسی ان بیاہی، دوسری نواسی بیاہتا ہے جس کے چار بچے ہیں تین بھائی، و بہن جملہ بارہ/4 بچے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعد تقدیم ماتقدم علی الارث ورفع موانعہ ترکہ بکر مرحوم کا ترکہ چونسٹھ سہام پر منقسم ہوکر از آنجملہ 8 سہام بکر کی بیوہ کو، اور 32 سہام (کل ترکہ کا آدھا) اس کی لڑکی زبیدہ کو، اور چھ شہام ہر ایک بھائی کو، اور تین، تین سہام ہر ایک بہن کو ملیں گے دونوں نواسیاں محروم ہوں گی۔

واضح ہوکہ یہ تقسیم اس وقت ہے جب یہ بھائی اور بہن حقیقی ہوں۔ صورۃ المسئلہ ھکذا:

بکر،

زوجہ بنت زبیدہ اخ اخ اخ اخت اخت بنت البنت بنت البنت 3 3 م م 666

نقشہ کےلیے کتاب کا مطالعہ کریں

صورت مسئولہ میں اگر زبیدہ دختر بکر بوقت نکاح بالغہ تھی، اور اس کی اجازت و رضامندی کے بغیر عمر نے اس سے نکاح کرلیا، تو یہ نکاح باطل اور لغو ہوا جس کا شرعا کوئی اعتبار نہیں۔ ارشاد ہے: لاتنکح البکرحتی تستاذن(بخاری)

زبیدہ کا ولی اس کےچچا ہیں اس کی ماں کو حق ولایت نکاح نہیں، لیکن یہ ولی بغیر زبیدہ کی اجازت ورضامندی کے اس کو کسی سے بیاہ دینے کا حق نہیں رکھتے ارشاد ہے: الایم احق بنفسھا من ولیھا(2) بکر مرحوم کے ترکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میں سے اس کے تینوں بھائی حصہ شرعی مندرجہ بالا کے مطابق مستحق ہیں لیکن اپنے حصہ سے زیادہ پر اس لئے قبضہ کرلینا کہ زبیدہ عمر سے نکاح کرنے پر مجبور ہوجائے قطعاًناجائز ہے۔

ارشاد ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ (سورۃ النساء:19) بہر حال پہلا نکاح جو زبردستی بغیر اجازت و رضامندی زبیدہ کے کیا گیا ہے باطل ہے۔ اب اگر زبیدہ راضی ہو اور اجازت دے، تو اس کے چچا متفق ہوکر ولی ہونے کی حیثیت سے زبیدہ کا نکاح عمر سے کرسکتے ہیں، اور اس صورت میں عمر کو چاہیے کہ نکاح کے ہر سہ شرائط پورا کرے۔ المسلمون علی شروطھم، ارشاد ہے احق الشروط ان توفوابہ مااستحللتم بہ الفروج (بخاری)

واضح ہوکہ اگر بکر نے اپنی زندگی میں صحت وثبات عقل وقائمی ہوش وحواس میں جائیداد منقولہ مذکورہ فوالسوال اپنی بیوی ودختر زبیدہ کو ہبہ کردی تھی، اور خزانہ شاہی میں بطور امانت رکھ دی تھی، اور ان دونوں کےلئے اس کی وصیت نہیں کی تھی، بلکہ صرف ہبہ اور تملیک مال کی صورت تھی، تو اس ملک مہر شدہ کی مالک صرف اس کی بیوہ اور زبیدہ ہیں، اس میں وراثت نہیں جاری ہوگی۔ اور اگر وصیت کی شکل تھی جیسا کہ ظاہر سوال سے یہی معلوم ہوتا ہے تو یہ وصیت درست نہیں ارشاد ہے: لاوصیۃ لوارث جائیداد غیر منقولہ کی طرح اس ملک مہر شدہ میں بھی وراثت جاری ہوگی۔

کتبہ: عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الفرائض والھبۃ

صفحہ نمبر 448